تمثال کاری کی تحریک

ڈاکٹر تسنیم رحمان
ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ اردو، گورنمنٹ گریجوایٹ کالج برائے خواتین، وہاڑی

Abstract:

Images have always been used in the literature of almost all the languages yet there has been an immense increase in the tendency to create images in the Modern age. This emphasis on the use of images was due to the imagist movement launched by Ezra pound and his followers in 1912.It influenced the Urdu poets as well. The article in hand aims at finding out how this movement was motivated by Chinese and Japanese ancient poetry. It also enlightens its history, causes and objects to know how deeply it affected modern poetry.

Key Words:

تنکا(Tanka)، تمثالِ محض(Timsal-e-Mahes)، چوکا(Choka)، سدوکا(Sedoka)، رینگا تائی (Renga-Tai)

یوں تو عالمی شاعری میں آغازِ شاعری ہی سے تمثال کاری کے نمونے دست یاب ہو جاتے ہیں مگر اس کی طرف زیادہ توجہ اولاً یورپ میں فروغ پانے والی اس تحریک کے بعد ہوئی، جسے امیجزم (Imagism) کا نام دیا گیا۔ اس تحریک کے پس منظر میں چینی اور جاپانی شاعری کے اثرات کار فرما تھے۔ چینی اپنے خیالات کا اظہار ہمیشہ سے تصویروں میں کرنے کے عادی ہیں۔ اس کا ثبوت ہمیں قدیم چینی شاعری میں ملتا ہے۔ تمثال کاری کے در پردہ چینی اور جاپانی شاعری کے جو اثرات موجود تھے، ہادی حسین اس کی تصدیق کرتے ہوئے کہتے ہیں "مغربی شاعری کا تمثالی دبستان (The Imagist School) اسی مشرقی روایت کا ہم منصب تھا۔"(۱)

قدیم چینی اور جاپانی شاعری کا سرسری جائزہ اس تحریک کے پس منظر کو واضح کرتا ہے کیوں کہ بابل، مصر، ہند اور یونان کی طرح چین بھی قدیم تہذیب کا مسکن رہا ہے لیکن چین کو اس لحاظ سے دوسرے ملکوں پر فوقیت حاصل ہے کہ قدیم شاعری میں اس ملک کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ میراجی نے 1938ء میں چین کے ملک الشعرا لی پو پر مقالہ تحریر کیا تھا، جو ان کی معروف کتاب "مشرق و مغرب کے نغمے" میں شامل ہے۔ وہ(۲) اس مقالے میں لکھتے ہیں:

> "چین میں، 'تیانگ خاندان' کا مجموعہ نظم آج بھی موجود ہے، جس کی نو سو جلدیں ہیں اور ان نو سو جلدوں میں اڑتالیس سو نظمیں شامل ہیں، جن کو کم و بیش دو ہزار تین سو شاعروں نے تصنیف کیا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی واضح رہے کہ یہ مجموعہ اٹھارھویں صدی میں ایک مانچو شہنشاہ کے حکم سے ترتیب دیا گیا تھا۔ گویا ایک ہزار سال تک زمانے کی دست برد سے جس قدر کلام بچ رہا وہی اس مجموعے میں شامل کیا جا سکا۔"

دو ہزار تین سو شعرا نے نوع بہ نوع شاعرانہ رجحانات کا اظہار کیا۔ قدیم چینی شاعری کے حوالے سے جتنے بھی رجحانات رہے ہوں، ان میں نمایاں ترین حیثیت تیانگ خاندان کے عہد کے ممتاز ترین شاعر لی پو کو حاصل تھی۔ جو نہ صرف اپنے عہد میں بلکہ چین کی پوری تاریخ میں ایک عظیم شاعر کے طور پر زندہ رہا۔ یہی نہیں پوری مشرقی شاعری میں چند ہی ممتاز شاعر اس کے ہم پلہ ٹھہرتے ہیں۔ لی پو شہنشاہ سوانگ کا درباری تھا۔ ایک بار اس نے شہنشاہ کی محبوبہ کے حسن کی شان میں تین گیت لکھے، ان میں سے ذیل کا گیت تمثال کاری کا شاہ کار ہے:(۳)

وہ تو ایک ٹہنی ہے کھلے ہوئے پھولوں سے لدی ہوئی،
جس پر اوس کی ان گنت بوندوں کا بسیرا ہو،
وہ تو اس گم شدہ پری جیسے روپ والی ہے
جس نے ایک کہانی میں
اپنے آپ کو نظروں سے چھپا کر کسی شہنشاہ کو رنجیدہ کیا تھا

ساتویں صدی کے اس شاعر کی ایک نظم "تسلسل" تمثال کاری کا ایک عمدہ نمونہ ہے:(۴)

کوئی بھی ایسی تیغ تیز اس جہان میں نہیں
جو قطع کر کے آب کی روانیوں کو روک دے!
مرے خیال اس طرح ہیں جیسے سطحِ آب ہو،
ہمیشہ یہ تمھارے ساتھ ساتھ ہیں رواں دواں!

قدیم چینی شاعری کی ایک نظم، "چاند، میں اور میرا سایہ" میں بھی تمثال کاری کا فن اپنے عروج پر ہے:(۵)

اگرچہ ماہِ رخشاں بادہ نوشی کر نہیں سکتا
مرے ہر سمت سایہ بھی مرا بس رقص کرتا ہے
مگر ہم آج تینوں ساتھ ہیں، ساتھی ہیں تینوں
شرابی، ماہِ رخشاں اور مرا سایہ

"منیوشو" جاپان کی کلاسیکی شاعری کا مجموعہ ہے۔ جاپان کی یہ قدیم ترین کلیات بیس جلدوں پر مشتمل ہے اور اس میں چار ہزار پانچ سو "واکا" (جاپانی گیت) شامل ہیں۔ بیسویں صدی کے اوائل میں ان جلدوں کی نئی ترتیب و تدوین ہوئی۔ کم و بیش انھی برسوں میں تمثال کاری کی تحریک کا آغاز ہو رہا تھا اور ایذرا پاؤنڈ قدیم چینی اور جاپانی شاعری سے کسبِ فیض میں مصروف تھا۔ اس کی اپنی شاعری پر ان نظموں کا نمایاں اثر دیکھا جا سکتا ہے۔ سوزوکی تاکیشی کے لفظوں میں:(۶)

> "منیوشو میں ہیئت کے لحاظ سے پانچ اصنافِ نظم پائی جاتی ہیں۔ وہ تنکا (Tanka)، چوکا (Choka)، سدوکا (Sedoka)، بوسوکوسیکی کاتائی (Bussokusekika Tai) اور رینگا تائی (Renga Tai) ہیں۔ ان میں چوکا کی تعداد دو سو سات ہے اور سدوکا ساٹھ کی تعداد میں ہیں۔ بوسوکوسیکی کاتائی اور رینگا تائی کی صرف ایک ایک مثال ملتی ہے۔ باقی تمام نظمیں تنکا ہیں۔ جن سے متاثر ہو کر ایذرا پاؤنڈ اور دوسرے تمثالی شاعروں نے اسے تحریک کی شکل دی تھی۔ اس اعتبار سے 'منیوشو' میں سب سے زیادہ اہمیت تنکا کو حاصل ہے۔"

قدیم جاپانی شاعری میں مقبول ترین صنف ہونے کی وجہ سے تنکا کے رواج میں مزید اضافہ ہوا۔ جدید جاپانی شاعری میں بھی تنکا صنفِ نظم کی حیثیت سے بہت پسندیدہ ہے۔ عہدِ حاضر میں جاپانی شاعری کی مقبول ترین صنف "ہائیکو" کے بارے میں محمد رئیس علوی کہتے ہیں کہ اس نے تنکا کے بطن سے جنم لیا ہے۔(۷) ہائیکو کی تخلیق میں فطرت کا حوالہ لازمی شرط ہے اور ہائیکو اپنی ذات میں ایک تصویر ہوتی ہے۔ "منیوشو" میں شامل زیادہ تر نظمیں اظہارِ محبت کے موضوع پر ہیں اور ان میں جذبات کی عمدہ تصویر کشی ملتی ہے۔ مرثیہ کی طرز پر لکھی ہوئی نظمیں "بنکا" کہلاتی ہیں۔ یہ کسی کے انتقال پر پڑھی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ روزمرہ زندگی کے واقعات کو موضوع بنایا گیا ہے، جن

میں سفر ،خوشیوں کی محفلیں،شکار کی مہمیں اور موسموں کے گیت شامل ہیں۔اس کی کلیات سے نظموں کی چند مثالیں ملاحظہ کیجیے:(۸)

وہ بھی اسیر عشق و جنوں
جب میں پانی پیتا ہوں
سطحِ آب پہ اس کا عکس
مجھ کو نظر آتا ہے یوں
میں اس کو کیسے بھولوں

زندگی کی مثال کیا، جیسے
صبح کشتی چلے ہے ساحل سے
اور پھر دیکھیے
تو پانی پر
نقش باقی نہیں کوئی پیچھے(۹)

بیسویں صدی کا آغاز اس منفرد ادبی تحریک کا آغاز بھی تھا،جس نے دس برسوں کے اندر اندر عروج اور زوال دونوں دیکھ لیے۔برطانوی شاعر ٹی۔ای۔ہیوم(T.E.Hulme) کی دو نظموں "خزاں" اور "ایک شہر کا غروبِ آفتاب" کو اس تحریک کا محرک قرار دیا جاتا ہے۔یہ نظمیں جنوری 1901ء میں "Poet's Club" کے کتابچے میں شائع ہوئیں۔ہیوم ریاضی اور فلسفے کا طالبِ علم تھا۔اس نے 1908ء میں یہ کلب قائم کیا اور اس کا پہلا سیکرٹری مقرر ہوا۔1908ء کے اواخر میں اس نے کلب کے اجلاس میں نئی شاعری پر ایک لیکچر دیا۔آزاد نظم اور نئی فرانسیسی شاعری پر دسترس رکھنے والے شاعر اور نقاد ایف۔ایس فلنٹ(F.S.Flint) نے مجلہ "The New Age" میں کلب اور اس کی مطبوعات پر شدید تنقید کی۔طویل بحث مباحثے کے بعد ہیوم اور فلنٹ گہرے دوست بن گئے۔1909ء میں ہیوم نے کلب چھوڑ دیا اور فلنٹ اور کچھ دوسرے شاعروں کے ساتھ مل کر "School of Images" کے نام سے ایک نیا گروپ تشکیل دیا۔(۱۰) انھوں نے جاپانی اور چینی شاعری کی ہیئت میں بے پناہ دل چسپی لی اور درجنوں (جاپانی) تنکا اور ہائیکو لکھے۔(۱۱) آزاد نظم،جاپانی تنکا اور ہائیکو کے ذریعے ہم عصر شاعری کی اصلاح کے لیے منصوبہ بندی کرنے کی غرض سے وہ سب سوہو کے علاقے میں ایفل ٹاور ریستوران میں اکٹھے

ہوئے۔(۱۲)اس اصلاح کے پس منظر میں تمثال کاری کا رجحان جھلک رہا تھا۔اس حوالے سے جوزف ۔ٹی ۔شپلے(Joseph.T.Shipley)(۱۳)رقم طراز ہیں:

"Imagism.Attitude of a group of British and Am. Poets, whose aim was to restore to poetry the precise use of visual images."

ایذراپاؤنڈ(Ezra Pound)1909ء میں اس گروپ سے متعارف ہو چکا تھا اور اس کے خیالات دیگر ارکان کے خیالات سے کافی حد تک ہم آہنگ تھے۔ٹی۔ای۔ہیوم نے اپنے نقطہ نظر کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تمثالیں شاعری میں پیدا ہوتی ہیں، نثر میں استعمال ہوتی ہیں اور آخر کار صحافیوں کی انگریزی میں آہستہ آہستہ دم توڑ دیتی ہیں،اس لیے شاعروں کو نت نئی تمثالیں تخلیق کرتے رہنا چاہیے۔14ایذراپاؤنڈ نے کہا کہ تمثال کاری کا نقطہ یہ ہے کہ یہ تمثالوں کو آرایش کے طور پر استعمال نہیں کرتی۔ تمثال بذاتِ خود متن ہے اور وضع کردہ زبان سے ماورا ہے۔15ایذراپاؤنڈ نے 1912ء میں ایک ادبی گروپ تشکیل دیا، جس کے ارکان نے شاعری کے اظہار کے لیے تمثال کاری(Imagism) کے نام پر اتفاق کیا۔ تحریک کے مشترکہ بانیوں میں ایذراپاؤنڈ(Ezra Pound)،ہلڈا ڈولٹل(Hilda Doolitle)،ایمی لائل(Emy Lowell)،رچرڈ ایلڈنگٹن(Richard Aldington)اور ایف۔ایس۔فلنٹ(F.S.Flint)شامل تھے۔یہ گروپ ٹی۔ای۔ہیوم کے خیالات سے متاثر تھا۔1913ء میں ایف۔ایس۔فلنٹ نے ان اصولوں کا ذکر کیا جو ان سب بانیوں نے اس تحریک کے لیے وضع کیے تھے،جو کہ درجِ ذیل ہیں(۱۶):

"1.Direct treatment of the 'thing' wheather subjective or objective.

2.To use absolutely no word that does not contribute to the presentation.

3.As regarding rythem:to compose in the sequence of the musical phrase,not in the sequence of a metronome."

تمثال کاری کی تحریک کے ارکان نے اپنی شاعری میں ان اصولوں کی پیروی کی۔اور اس انداز کی شاعری کے بہت سے مجموعے شایع ہوئے۔اس تحریک کے اولین راہ نما ٹی۔ای۔ہیوم کی نظموں نے اس تحریک کو بنیادیں فراہم کیں۔ان کی نظم "خزاں" متنوع اقسام کی تمثالوں کا شاہ کار ہے۔اس نظم کا ترجمہ ملاحظہ کیجیے۔(۱۷):

گلابی جاڑوں کی رات اور ہوا میں خنکی سی،

میں سیر کرتا اپنے گھر سے چل نکلا،
گلابی رنگ کا چاند ایک باڑھ کے پیچھے
کھڑا تھا، جیسے کوئی سرخ چہرے والا کسان۔
میں اس سے بات تو کرنے کے واسطے نہ رکا
مگر اشارہ سر سے اسے سلام کیا
ہمارے چار سو حسرت بھرے ستارے تھے
کچھ ایسے زرد کہ جس طرح شہر کے بچے۔

ایذراپاؤنڈ نے عمدہ تمثالی نظمیں تخلیق کیں۔ان کی نظم "In A Station Of Metro" تمثال کا بہترین نمونہ قرار دے کر اس تحریک کی نمائندہ نظموں میں شمار کی جاتی ہے۔(۱۸):

IN A STATION OF THE METRO

The apparition of these faces in the crowd;

Petals on a wet, black bough.

اس نظم کے حوالے سے کہا جاتا ہے کہ یہ پہلے تیس مصرعوں میں لکھی گئی اور قطع و برید کے بعد اس نے ایجاز کی یہ خوبی حاصل کی۔ایذراپاؤنڈ کے شعری مجموعے "Ripostes" میں شامل نظم "مقابلہ" جو زندگی کی بے معنویت کا اظہار کرتی ہے، تمثال کاری کا عمدہ نمونہ ہے۔(۱۹):

سارے وقت وہ نئے اخلاق کی باتیں کرتے رہے
اس کی آنکھیں میرا جائزہ لیتی رہیں
اور جب وہ جانے کے لیے کھڑا ہوا
اس کی انگلیاں اس ورق کی طرح
جو جاپانی، کاغذ کے رومال، کا ہو

ایذراپاؤنڈ نے اس تحریک میں بہت دل چسپی لی۔اسے تمثالوں(Images) سے اتنی دل چسپی تھی کہ اس کے خیال میں نت نئی تمثالوں کی تخلیق ہی شاعری کا بہت بڑا کارنامہ ہے اور شاعروں کو اپنی واردات و خیالات کے اظہار کے وقت زیادہ توجہ تمثال کاری پر دینی چاہیے۔ایذراپاؤنڈ اس قدر تمثال پسند تھا کہ اس نے ادب کو محض تمثال ہی پر

محمول کر دیا تھا۔اس کے خیالات کے مطابق زندگی میں صرف ایک تمثال کی تخلیق عمر بھر کے بڑے بڑے ادبی دفتر لکھنے سے بہتر ہے۔جب کہ سی۔ڈے۔لیوس(۲۰) نے اس پر دل چسپ تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

> "Ezra Pound once remarked, 'It is better one image in a lifetime than to produce voluminouse works'. It may be better ,but it is still not half good enough: what's more, it is impossible in any literal sense for images do not spring out of a desert;although 'Darker grows the valley, more and more forgetting' is aesthetically self-sufficient, it was not autogenetic; and quite a 'volminous work' was necessary, after all, to produce that famous image,'A rose-red city, half as old as time'.Yes, many images may have to be born and die in order that one should live."

سی۔ڈے۔لیوس نے ایذراپاؤنڈ کی اس انتہا پسندی پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ کام یاب تمثال کی تخلیق صحائف لکھے بغیر ممکن نہیں ہو سکتی، کیوں کہ تمثال ریگستان میں نہیں اگا کرتی، لہٰذا اچھی تمثال کی تخلیق کے لیے ضروری ہے کہ متعدد کتابیں لکھی جائیں، تب کہیں جا کر ایک کار گر تمثال کی تخلیق ممکن ہو سکے گی۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ تمثالِ محض (only image) شاعری کا کوئی بہت بڑا کارنامہ نہیں جب تک کہ اس کی پیش کش کا کوئی اہم تخلیقی سیاق و سباق نہ ہو۔یہ سیاق و سباق فکری بھی ہو سکتا ہے جذباتی بھی، نظریاتی بھی اور مشاہداتی بھی لیکن امیج کی تخلیق کسی سچی واردات کے حوالے سے ہی با معنی، مؤثر اور دل آویز قرار پاتی ہے۔

ایذراپاؤنڈ اور اس کے ساتھیوں نے مل کر چینی اور جاپانی شاعری کے رجحانات کو نئے دور میں اور نئے دور کی زبان میں پیش کرنے پر زور دیا۔ تمثال کاری کی تحریک کے شعرا انیسویں صدی کی علامت نگاری (Symbolism) کی فرانسیسی تحریک سے بھی متاثر ہوئے، جس کے علم بردار بودلئیر، ملارمے، پال ورلین، رین بو، ازی دے ریئے، پال کلودیل اور پاولیری تھے۔علامت نگار شعرا کے اسلوب میں تمثال کاری کے بنیادی وسائل ظاہر ہوئے جن سے امریکہ اور برطانیہ کے تمثالی شاعروں نے اثرات قبول کیے۔

حوالہ جات وحواشی

ا۔ہادی حسین،(۱۹۶۸ء)مغربی شعریات،لاہور، مجلسِ ترقی ادب،ص:145

2۔میراجی،(۱۹۹۹ء)،مغرب و مشرق کے نغمے،کراچی، آج پبلشرز،ص:229

3۔ایضاً،ص:239

4۔ایضاً،ص:244

5۔ایضاً،ص:252

6۔سوزوکی تاکیشی،مرتب،(۱۹۸۹ء)،صدیوں کی شاعری،مترجم،محمد رئیس علوی،اوساکا،وائلڈ لائف فاؤنڈیشن،ص:8

7۔ایضاً،جلد دوم،ص:20

8۔ایضاً،ص:11

9۔ایضاً،ص:24،25

10-http://www.yourtvstore.com/articles/imagisn

11- http://www.imagists.org/hd/bio.html

12- http://www.yourtvstore.com/articles/imagism

13- Joseph.T.Shipley (Editor).*Dictionary Of World Literary Terms.* London: George Allen Press, 1979.p158

14- http://www.writing.upenn.edu/~afireis/alumverse/imagism-def.stml

15-Ditto

16-Dictionary of Literary Terms

17۔ہادی حسین،(۱۹۶۸ء)مغربی شعریات،لاہور، مجلسِ ترقی ادب،ص:146

18-Mario Klarer, *An Introduction To Literary Studies*, New York,Routledge,2003,p35

19۔ جمیل جالبی،"شاعری کا سفر"مشمولہ نیادور،ماہ نامہ،کراچی،شمارہ62،61،ص:26

20-C.Day.Lewis, *The Poetic Image*,London,Eldon Press,1958,p:25

❖ References:

1. Hadi Hussain, (1968), *Mugribi Sheriyat*, Lahore, Mujlius-e-Traqi-e-Adab, P 145

2. Mira Jee, (1999), *Mugrib o Mashriq Key Nagme*, Karachi, Aaj Publishers, P 229

3. Ibid, P 239
4. Ibid, P 244
5. Ibid, P 252
6. Szuki Takshi, Muratb, (1989), *Sadeyon ki Shairi*, Mutarjm, Muhammad Raees Alvi, Osaka Wild Life Foundation, P 8
7. Ibid, Jild dwom, P 20
8. Ibid, P 11
9. Ibid, P 24, 25
10. http://www.yourtvstore.com/articles/imagisn
11. http://www.imagists.org/hd/bio.html
12. http://www.yourtvstore.com/articles/imagism
13. Joseph.T.Shipley (Editor).*Dictionary Of World Literary Terms*. London: George Allen Press, 1979.p158
14. http://www.writing.upenn.edu/afireis/alumverse/imagism-def.stml
15. Ditto
16. *Dictionary of Literary Terms*
17. Hadi Hussain, (1968), *Mugribi Sheriyat*, Lahore, Mujlius-e-Traqi-e-Adab, P 146
18. Mario Klarer, *An Introduction To Literary Studies*, New York,Routledge,2003, P 35
19. Jameel Jalbi, *Shaiyri ka safer*, Mushmolah, Neya Dore, Mahnama, Karachi, Shumara, 61,62, P26
20. C.Day.Lewis, *The Poetic Image*,London,Eldon Press,1958, P:25